(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

وفات مسیح علیہ السلام

اور

بزرگان وعلماء اُمت

DEATH OF JESUS
AND
SCHOLARS OF UMMAH
LANGUAGE:-URDŪ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت جاری ہے کہ ہر وہ شخص جو دنیا میں آتا ہے ایک طبعی عمر پا کر وفات پا جاتا ہے۔لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ واحد وجود ہیں جن کی وفات کو بعض لوگوں نے متنازعہ بنادیا ہے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں لیکن قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی باقی بنی نوع انسان کی طرح طبعی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں۔

قرآن کریم اور وفات مسیح علیہ السلام

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ. (مائدہ:۱۱۸)

اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو۔توہی ان پر نگران تھا۔

اس آیت سے قبل یہ مضمون چل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے قیامت کے دن یہ سوال کرے گا کیا تو نے اپنی قوم کو شرک کی تعلیم دی تھی اس پر حضرت عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ اے خدا! میں نے تو ان کو توحید کی تعلیم دی اور جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا اور مجھے ان کے بگڑ جانے کا علم نہیں۔ پس اگر حضرت عیسیٰؑ آج تک آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دنیا میں آ کر عیسائی قوم کے بگڑ جانے سے آگاہ ہو جائیں گے تو پھر قیامت کے دن خدا کے حضور یہ جواب دینا کہ مجھے ان کے بگڑ جانے کا علم نہیں درست نہیں ٹھہرتا۔

حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا آیت کا وہی مفہوم درست ہے جو اوپر پیش کیا گیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے بعض لوگوں کو قیامت کے دن بائیں جانب یعنی جہنم کی طرف لے

جایا جائے گا۔اس پر میں کہوں گا۔اے اللہ یہ میرے پیارے صحابہ ہیں۔اس پر خدا کہے گا تو نہیں جانتا کہ یہ تیرے بعد کیا کچھ کرتے رہے ہیں اس وقت میں اسی طرح کہوں گا جس طرح اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰؑ نے کہا كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ

(بخاری کتاب التفسیر زیر آیت كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا)

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے جو معنی لئے جاتے ہیں وہی معنی حضرت عیسیٰؑ کے بیان کے لئے جائیں گے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰؑ کا ایک ہی بیان ہے اور جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی وفات پا چکے ہیں۔

۲۔وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران:۱۴۵)

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔

یہ آیت غزوہ اُحد کے موقعہ پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی جب آپ شدید زخمی ہو گئے تھے اور یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ آپؐ شہید ہو چکے ہیں۔اور یہ صدمہ صحابہؓ کیلئے ناقابل برداشت تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھو محمدؐ اللہ کے ایک رسول ہیں اور آپ سے پہلے بھی جس قدر رسول آئے سب فوت ہو گئے اس لئے اگر آپؐ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔

اجماع صحابہؓ بر وفات مسیحؑ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہؓ کیلئے یہ صدمہ ناقابل برداشت تھا اور فرط محبت کی وجہ سے صحابہؓ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ فوت نہیں ہوئے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کیا اور آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ فوت ہو چکے ہیں اور جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا اور اس کے بعد مندرجہ بالا آیت تلاوت فرمائی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا چکے ہیں اسی طرح اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلعم)

اس پر تمام صحابہؓ خاموش ہو گئے اور انہوں نے تسلیم کر لیا کہ باقی سب انبیاء کی طرح آنحضرت صلعم بھی فوت ہو چکے ہیں۔پس اگر حضرت عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ کے اس استدلال کے خلاف ضرور آواز اٹھاتے کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے اس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت نہیں ہوئے۔لیکن حضرت ابوبکرؓ کے اس استدلال پر کہ جس طرح پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اسی طرح آپ بھی فوت ہو گئے ہیں۔تمام صحابہؓ کا خاموش ہو جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تمام صحابہؓ کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے تھے۔

وفات مسیحؑ اور اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

۱۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ عمزاد و صحابی رسولؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں آپ کو غیر معمولی فہم قرآن دیا گیا تھا۔آپ نے آیت يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ میں مُتَوَفِّيْكَ کے معنی مُمِيْتُكَ (تجھے وفات دینے والا) کے کئے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ)

۲۔نواسہ رسول حضرت امام حسن بن علیؓ

آپ نے حضرت علیؓ کی وفات پر فرمایا ''حضرت علیؓ کی روح اس رات قبض کی گئی جس رات حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کی روح اٹھائی گئی یعنی رمضان کی ستائیسویں رات''۔(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۳ صفحہ ۳۹ بیروت)

۳۔صحابی رسولؐ حضرت جارود بن معلیٰؓ

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک خطبہ دیا جس میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا یوں ذکر فرمایا:

''اے لوگو حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں تم کیا گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا

ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول تھے۔ پھر آپ نے پوچھا تم حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو۔انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول تھے۔اس پر آپ نے فرمایا کہ۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں عَاشَ کَمَا عَاشُوْا وَمَاتَ کَمَا مَاتُوْا یعنی آپ نے اسی طرح زندگی پائی جس طرح پہلے رسولوں نے زندگی پائی اور جس طرح پہلے رسول فوت ہوگئے آپ بھی فوت ہوگئے“۔

(مختصر سیرۃ الرسولؐ از علامہ محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۱۸۷ بیروت)

وفات مسیحؑ اور بزرگان وعلماءِ اُمت

صحابہؓ کا زمانہ گزرنے کے بعد آہستہ آہستہ اُمت میں یہ عقیدہ کثرت سے پھیل گیا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں وہی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰؑ آسمان سے زمین پر اُتریں گے اور خدمت دین بجالائیں گے لیکن اُمت میں ایسے علماء اور بزرگ ہمیشہ موجود رہے جو حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے لہذا اب ہم ذیل میں بعض بزرگان وعلماء دین کے اقوال درج کرتے ہیں جن سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے۔

۱۔فقہ کے مشہور امام حضرت امام مالکؒ (المتوفی ۱۷۹ھ)

وَالْاَکْثَرُ اَنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَقَالَ مَالِكٌ مَاتَ

(مجمع بحار الانوار از علامہ شیخ محمد طاہر صفحہ ۲۸۶ مطبع نول کشور ۱۳۱۴ھ۔البیان والتحصیل از ابوالولید ابن رشد قرطبی ص ۴۴۸ مطبوعہ قطر)

یعنی اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے لیکن امام مالکؒ نے فرمایا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔

۲۔مشہور متکلم ومفسر علامہ محمد بن عبدالوہاب الجبائی (۲۳۵ھ تا ۳۰۳ھ)

علامہ طبرسی زیر آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ لکھتے ہیں:

قَالَ الْجَبَائِیُّ وَفِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّهٗ اَمَاتَ عِیْسٰی وَتَوَفَّاهُ ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلَیْهِ (مجمع البیان از علامہ طبرسی جز ۳ صفحہ ۲۶۹ بیروت)

جبائی کہتے ہیں کہ اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو موت اور وفات دی اور پھر انہیں اپنے حضور رفعت عطا کی۔

۳۔مشہور شیعہ محدث اور فقیہ علامہ قمی۔ (المتوفی ۳۸۱ھ)

رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَعْدَ اَنْ تَوَفَّاهُ

(اکمال الدین از علامہ القمی صفحہ ۲۱۹ مطبع حیدریہ نجف)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو وفات دی اور اس کے بعد انہیں رفعت عطا فرمائی۔

۴۔پانچویں صدی کے مجدد ابومحمد علی بن حزم اندلسیؒ (المتوفی ۴۵۶ھ)

وَاَنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یُقْتَلْ وَلَمْ یُصْلَبْ وَلٰکِنْ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَیْهِ

(المحلی از علامہ بن حزمؒ جز اوّل صفحہ ۲۳ مطبعہ نھضہ مصر)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ صلیب پر مارے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی پھر ان کو رفعت بخشی۔

۵۔حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ (۳۹۹۔۴۶۵ھ)

”پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات آدم صفی اللہ، یوسف صدیق، موسیٰ کلیم اللہ، ہارون حلیم، عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو آسمان پر دیکھا۔یہ یقیناً ان کی روحیں ہی تھیں“۔

(کشف المحجوب مترجم اُردو فصل ششم ص ۲۹۴ مطبع عزیزی لاہور ۱۳۲۲ھ)

۶۔الشیخ الاکبر علامہ محی الدین ابن عربیؒ (۵۶۰۔۶۳۸ھ)

”حضرت مسیحؑ کا رفع دراصل ان کے روح کے عالم سفلی سے جدا ہوکر عالم علوی میں قرار پکڑنے کا نام ہے“۔

(تفسیر القرآن از علامہ ابن عربیؒ جلد اوّل صفحہ ۲۹۶ بیروت)

۷۔سرسید احمد خان (۱۲۳۳۔۱۳۱۶ھ)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی موت سے وفات پانا اعلانیہ ظاہر ہے“۔

(تفسیر القرآن جلد دوم صفحہ ۴۳۔الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور)

۸۔حضرت خواجہ غلام فریدؒ آف چاچڑاں شریف (۱۲۵۷۔۱۳۱۹ھ)

”حاضرین مجلس میں سے ایک نے عرض کیا کہ قبلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہری جسم کے ساتھ رفع ہوا یا طبعی موت کے بعد آپ کی پاک روح کو رفعت بخشی گئی۔حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ دیگر انبیاء واولیاء کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی رفع ہوا“۔

(اشارات فریدی حصہ چہارم صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ رفیق عام لاہور ۱۳۴۶ھ)

۹۔علامہ محمود شلتوت مفتی مصر اور ازھر یونیورسٹی مصر کے پروفیسر

”اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو وفات دی اور انہیں عزت بخشی اور

کافروں سے پاک کیا......اور یہ ظاہر ہے کہ وفات کے بعد مرتبے کا رفع ہوتا ہے نہ کہ جسم کا......(آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ میں) نا معلوم لفظ اِلَيْهِ سے آسمان کا مفہوم کیسے نکالا جاتا ہے یقیناً یہ قرآن کے واضح مفہوم کے ساتھ زیادتی ہے''۔(الفتاوی از علامہ محمود شلتوت ص ۵۶ مطبوعہ ۱۳۷۹ھ)

۱۰۔ مفسر قرآن علامہ مفتی محمد عبدہ قاہرہ (۱۲۴۶ تا ۱۳۵۴ھ)

آپ آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

''یقیناً میں تجھے موت دینے والا ہوں اور موت کے بعد عزت اور رفعت والی جگہ میں رکھنے والا ہوں''۔

(تفسیر القرآن از استاد محمد عبدہ جز ثالث صفحہ ۳۱۶ طبع اولیٰ مصر ۱۳۲۵ھ)

۱۱۔ مفسر قرآن اور سابق مفتی مصر علامہ رشید رضا (۱۲۸۲ تا ۱۳۵۴ھ)

آپ آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

''توفی کے ظاہری اور متبادر معنی طبعی موت کے ہیں اور اس موت کے بعد رفع سے مراد روح کا رفع ہے''۔

(تفسیر القرآن جز ثالث صفحہ ۱۳۱۷ از محمد رشید رضا طبع ثانی قاہرہ ۱۳۶۶ھ)

۱۲۔ مفسر قرآن علامہ احمد مصطفیٰ المراغی

''یقیناً اس آیت یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کے ظاہری معنی مراد ہیں اور توفی کے معنی طبعی موت کے ہیں اور توفی کے بعد رفع روح کا رفع ہے''۔

(تفسیر المراغی از استاد احمد مصطفی مراغی جز اوّل صفحہ ۱۶۹ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

۱۳۔ علامہ ڈاکٹر محمد محمود حجازی پروفیسر از ہر یونیورسٹی مصر

آپ آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

''اے عیسیٰ میں تیری کامل عمر پوری کروں گا......اور تجھے اعلیٰ مقام میں رفعت بخشونگا اس رفع سے مراد مرتبے کا رفع ہے نہ کہ جسمانی...... رَافِعُكَ کے یہ معنی (واللہ اعلم) نہیں ہیں کہ عیسیٰؑ کا رفع آسمان کی طرف ہوا اور یہ کہ وہ دنیا کے آخر میں پھر اتریں گے اور اپنی مدت عمر پوری کر کے پھر وفات پائیں گے''۔

(التفسیر الواضح از ڈاکٹر محمد محمود حجازی جز اوّل ص ۶۴ مطبع الاستقلال قاہرہ)

۱۴۔ تاریخ اسلام کے استاد عبد الوہاب النجار

''اس آیت یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ سے مراد یہ ہے کہ میں تیری عمر پوری کروں گا اور تجھے طبعی وفات دونگا''۔

(قصص الانبیاء صفحہ ۴۲۳ از عبد الوہاب نجار طبع ثالثہ دار احیاء التراث العربی)

۱۵۔ علامہ عبید اللہ سندھی (۱۲۹۰ تا ۱۳۶۳ھ)

''مُتَوَفِّیْكَ کے معنی مُمِیْتُكَ تجھے مارنے والا ہوں اور یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی اور صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے''۔

(الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن جلد اوّل از علامہ عبید اللہ سندھی صفحہ ۲۴۰ بیت الحکمہ کبیر والا ملتان)

۱۶۔ مولانا ابو الکلام آزاد (۱۳۰۵ تا ۱۳۷۷ھ)

''وفات مسیحؑ کا ذکر خود قرآن میں ہے''۔

(ملفوظات آزاد مرتبہ مولانا محمد اجمل صفحہ ۱۳۰)

۱۷۔ بانی خاکسار تحریک علامہ عنایت اللہ مشرقی (۱۳۰۶ تا ۱۳۸۲ھ)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت بھی اسی سنت اللہ کے مطابق واقع ہوئی تھی جس کی بابت قرآن نے کہا ہے وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا''۔ (تذکرہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۷ از علامہ مشرقی مطبع وکیل امرتسر ۱۹۲۴ء)

۱۸۔ نواب اعظم یار جنگ محمد چراغ علی خان

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً مر گئے جس کی خبر قرآن مجید میں دوسری جگہ دی گئی ہے''۔

(تہذیب الاخلاق جلد سوم صفحہ ۱۸۴ مضامین نواب اعظم یار جنگ نول کشور پریس لاہور)

۱۹۔ فرقہ اہل قرآن کے بانی غلام احمد پرویز (۱۳۲۰ تا ۱۴۰۵ھ)

''آپ نے دوسرے رسولوں کی طرح مدت عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی''۔(سلسلہ معارف القرآن شعلہ مستور صفحہ ۱۸۰ ایڈیشن سوم)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بھی دیگر بنی نوع انسان کی طرح طبعی عمر پا کر فوت ہو چکے ہیں۔ آپ کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا محض اسرائیلی کہانی ہے۔